آئی او ایس

خبرنامہ

www.iosworld.org/khabarnama.php

جلد: ۱۶ شمارہ: ۲ اپریل تا جون ۲۰۱۷ء/ رجب تا رمضان ۱۴۳۸ھ

قیمت: ۵/روپے

نئے ایشوز کو فوکس کرنا یہ دراصل زندگی کی علامت ہے: پروفیسر عمر حسن کاسولے

گزشتہ دنوں آئی او ایس کے زیر اہتمام ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے متعلق نئی دہلی میں دو روزہ عالمی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اس کانفرنس میں پروفیسر عمر حسن کاسولے (سکریٹری جنرل عالمی ادارہ برائے فکر اسلامی، امریکا) اور پروفیسر ابوالفضل محسن ابراہیم (پروفیسر ایمریٹس، اسکول آف رلجن، فلاسفی اینڈ کلاسکس، یونی ورسٹی آف کوازولونا تال، جنوبی افریقہ) نے بھی شرکت فرمائی۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جناب حامد علی خان اور خورشید عالم نے ان دونوں شخصیات سے گفتگو کی، جسے افادۂ عام کے لیے شائع کیا جارہا ہے۔

سوال: آئی او ایس نے 30 سال قبل اپنے قیام کے وقت جن اہداف کو طے کیا تھا، کیا وہ ان اہداف کو حاصل کرنے کی طرف گامزن ہے؟ اگر ہاں تو کتنے فیصد اس میں کامیابی ملی؟

جواب: آئی او ایس نے اپنے قیام کے وقت جن نکات کو طے کیا تھا اور جو بلیو پرنٹ تیار کیا تھا، ادارہ اسی سمت گامزن ہے اور الحمد للہ اس مشن میں اسے کافی کامیابی ملی ہے۔ توقع سے کہیں زیادہ کامیابی ملی ہے۔ آئی او ایس چونکہ ایک تھنک ٹینک ہے، اس لیے اس نے مختلف ایشوز پر جہاں کتابیں شائع کیں، جرنل شائع کیے، وہاں 30 سال کے عرصہ میں تقریباً 1200 کانفرنسوں کے ذریعہ ان ایشوز کو فریم کیا ہے، جن کا تعلق ملک وملت سے ہے۔ اس کے ذریعہ جہاں اس نے ملت کی رہنمائی کی، وہاں ملک کو درپیش چیلنجز سے مقابلے کے لیے بھی اپنی سفارشات پیش کی ہیں۔

سوال: کہا جاتا ہے کہ آئی او ایس نے جس طرح نئے نئے ایشوز کو لینا شروع کیا ہے اس کی وجہ سے وہ اپنے اصل ہدف سے ہٹ گیا ہے؟

جواب: نئے ایشوز کو فوکس کرنا یہ دراصل زندگی کی علامت ہے۔ اگر ہم صرف پرانے ایشوز سے ہی چپکے رہیں گے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم ایسے ایشوز پر کام کر رہے ہیں، جو جامد ہیں یعنی وہ آگے کی رہنمائی کرنے سے قاصر ہیں۔ اس سے ہمارا مقصد ہی فوت ہو جائے گا۔ ہم اسلام کے علمبردار ہیں اور اسلام پوری دنیا کے لیے تا قیامت رہنمائی کرتا ہے، تو ضروری ہے کہ جو ایشوز چیلنج کے طور پر سامنے آئیں انہیں فوکس کیا جائے اور یہ زندگی کی علامت ہے۔ آئی او ایس نے اس کا بہترین ثبوت دیا ہے۔

پروفیسر عمر حسن کاسولے

سوال: آئی او ایس نے مسلمانوں وسماج کے دیگر کمزور طبقات سے متعلق بہت سے سروے وغیرہ کرائے ہیں۔ کیا اس کا کوئی فائدہ ان طبقات کو ہوا ہے؟

جواب: ان سروے کا مقصد سماج کے ان طبقات کی صورتحال کی مکمل آگاہی ہے، جب سروے پورا ہو جاتا ہے تو پھر یہ سروے رپورٹ حکومت کو دی جاتی ہے جس پر حکومت غور کرتی ہے اور اس کی روشنی میں پلاننگ کرتی ہے۔ چونکہ یہ سروے رپورٹ ریسرچ پر مبنی ہوتی ہیں اس لیے حکومت بھی اس کو سنجیدگی سے لیتی ہے۔ یہ ایک بڑا کام ہے جس میں آئی او ایس کو کامیابی ملی ہے۔ سابقہ حکومت میں ایسی کئی پلاننگ ہوئی ہیں جو مسلمانوں اور سماج کے کمزور طبقات سے متعلق تھیں جس کا انہیں فائدہ بھی ہوا۔ یہ کوئی سیاسی کام نہیں بلکہ خالص علمی کام ہے۔ آئی او ایس علمی کام کو انجام دے رہا ہے۔

سوال: آئی او ایس کے مستقبل کو آپ کیسے دیکھتے ہیں؟

جواب: میں اس کے مستقبل کو بہت بہتر دیکھ رہا ہوں۔ آئی او ایس پروجیکٹ تیار کر کے دوسروں کو دے دیتا ہے، اس لیے وہ چلتا رہتا ہے۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔ دوسروں کو ترغیب دیتا ہے جس کے نتیجہ میں کئی ادارے وجود میں آئے، اس کے ذریعہ ملت کی رہنمائی کی۔ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ اس لیے اس کا مستقبل بہت روشن ہے۔ اسی کے ساتھ اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ وقف میں سرمایہ کاری کی جائے تاکہ آمدنی کا ایک مستقل ذریعہ وجود میں آئے جو آزادانہ ہو۔

(بقیہ صفحہ 3 پر)

ارشاد ربانی

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم مَّن قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلاً.

مومنوں میں سے بہت سے مرد ایسے ہیں جنہوں نے اللہ سے کیے ہوئے وعدے کو سچ کر دکھایا، ان میں سے کچھ اپنی منزل کو پا چکے اور کچھ ابھی انتظار میں ہے۔ انہوں نے اپنے عہد میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔

(الاحزاب:23)

چیف ایڈیٹر : ڈاکٹر محمد منظور عالم

ایڈیٹر : خورشید عالم

سرکولیشن منیجر : سید محمد ارشد کریم

کمپوزنگ و لے آؤٹ : ایس. آر. کمپیوٹرس

بدل اشتراک : 20 روپے سالانہ

انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز

162/جوگابائی مین روڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی-110025

فون نمبر: 26981187, 26989253 فیکس: 26981104

E-mail: manzoor@ndf.vsnl.net.in

Website: www.iosworld.org/khabarnama.php

اداریہ

علمی ورثے کی حفاظت

قوموں کا عروج وزوال علم سے وابستہ ہے۔ علم ہی قوموں کو اٹھاتا ہے اور علم ہی گراتا ہے۔ علم ہے تو سب کچھ ہے، علم نہیں تو کچھ نہیں۔ آخر کوئی بات تو ہوگی، جو اس کائنات کے خالق ومالک نے انسانیت کو سب سے پہلا حکم پڑھنے کا دیا۔ زیادہ تلاش وجستجو کی ضرورت نہیں، مغرب (West) کے عروج کی داستان پڑھ لیجیے۔ آپ کو مغرب کی ترقی کا بنیادی نکتہ علم ہی نظر آئے گا۔ یہی وجہ ہے کہ زندہ قومیں ہمیشہ اپنے علمی ورثے کی حفاظت کرتی رہی ہیں۔

علمی ورثے کی حفاظت کے سلسلے میں مسلمانوں کی تاریخ بہت روشن رہی ہے۔ مسلمانوں نے اپنے رسول کے فرمان: ''الحکمۃ ضالۃ المؤمن حیث وجدھا فھو احق بھا'' (حکمت مومن کا گم شدہ سرمایہ ہے، اسے علم وحکمت کی چیز جہاں بھی ملے تو وہی اس کا سب سے بڑا حق دار ہے) کو پوری طرح اختیار کیا۔ انہیں علم وحکمت کا سرمایہ جہاں بھی ملا، وہ اسے حاصل کرنے میں لگ گئے۔ ہندوستان ریاضی، نجوم اور طب کے میدان میں صدیوں سے ممتاز تھا۔ مسلم حکمرانوں نے یہاں کے حکماء وعلماء کو بلایا، ان کا استقبال کیا، ان کو بڑے بڑے معاوضے دے کر ان کی کتابوں کے عربی ترجمے کرائے اور ہندوستانی علوم سے واقفیت حاصل کی۔ یہی معاملہ دوسری اقوام کے ساتھ بھی رہا۔ مسلمانوں کے ان علوم ومعارف کی اساس پر یورپ نے اپنی تہذیب کی عمارت کھڑی کی، لیکن افسوس کہ مسلمان زوال پذیر ہوتے چلے گئے۔ یہ کیفیت دیکھ کر اقبال تڑپ اٹھے اور کہا:

حکومت کا تو کیا رونا کہ وہ اک عارضی شئے تھی
نہیں دنیا کے آئینِ مسلم سے کوئی چارہ

مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آباء کی
جو دیکھوں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سی پارہ

آج ہمیں اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ اپنے علمی ورثے کی حفاظت، اشاعت اور اس کو اختیار کرنے کی ایک تحریک چھیڑیں۔ علمی میدان میں دوبارہ اپنے قدم جمائیں اور آہستہ آہستہ قیادت کے منصب تک پہنچ جائیں۔ گزشتہ دنوں انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز نے ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے علمی ورثے کو عام کرنے کا ایک اہم اقدام کر کے امت کو یہی سبق دینے کی کوشش کی ہے۔

اجمل فاروق

آئی او ایس قابل تعریف آرگنائزیشن ہے اور جو لوگ یہ کام کر رہے ہیں، سماج میں ان کو اچھی نظر سے دیکھا جاتا ہے: پروفیسر ابوالفضل محسن ابراہیم

(صفحہ 1 کا بقیہ)

سوال: آئی اوایس سے آپ کا تعارف کب اور کیسے ہوا؟

جواب: ایک سال قبل استنبول میں انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک تھاٹ (IIIT) کی ایک میٹنگ ہوئی تھی۔ اس میں ڈاکٹر محمد منظور عالم بھی تشریف لائے تھے۔ وہیں ان سے ملاقات ہوئی اور تبالۂ خیال ہوا۔

سوال: آپ IIIT کی اکیڈمک ریسرچ کونسل کے ڈائریکٹر ہیں، اس کا کیا کام ہے؟

جواب: IIIT بنیادی طور پر ریسرچ کا کام کرتا ہے تاکہ مسلم نوجوانوں کی صحیح رہنمائی کی جائے۔ ریسرچ، جس کا مطلب ہے اسلامائزیشن آف نالج یعنی قرآن وحدیث کی روشنی میں نئی نسل کی صحیح آبیاری کرنا تاکہ مقصد واضح رہے اور نئی نسل کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہو۔ اس کے لئے ہم ممالک میں سمر کورس رکھ رہے ہیں۔ سمر کورس کے لیے IIIT نے نصاب تیار کیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ نئی نسل کو اسلام کے اصولوں سے واقف کرایا جاسکے۔ IIIT کا اکیڈمک رول آئی اوایس میں بھی ہے۔

سوال: آئی اوایس جن نکات پر کام کررہا ہے کیا اس کا ڈائریکشن صحیح ہے؟

جواب: اس کا ڈائریکشن بالکل صحیح ہے کیوں کہ وہ صرف اسلام اور مسلم ایشوز پر فوکس نہیں کرتا ہے بلکہ عوامی فلاح وبہبود کو اپنی ریسرچ کا موضوع بناتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ قابل تعریف آرگنائزیشن ہے اور جو لوگ یہ کام کررہے ہیں، سماج میں ان کو اچھی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

پروفیسر ابوالفضل محسن ابراہیم

سوال: دیکھا گیا ہے کہ دانشور اور عام آدمی کے درمیان بڑی دوری ہوتی ہے اور اسی بنیاد پر یہ بات کہی جاتی ہے کہ دانشور عام آدمی کے مسائل کیا جانیں؟

جواب: عام طور پر ایسا ہی ہوتا ہے کہ دانشور اور عام آدمی کے درمیان بڑی دوری ہوتی ہے، لیکن آئی او ایس نے ایک قدم آگے بڑھ کر یہ کوشش کی ہے کہ اس دوری کو کم کیا جائے اور اس میں اسے کسی حد تک کامیابی بھی ملی ہے۔ جہاں تک مسائل کی بات ہے تو چوں کہ یہ سروے پر مبنی ہوتا ہے اس لئے یہ کہنا مناسب نہیں ہوگا کہ سروے کرنے والے دانشور عام آدمی سے کیسے واقف ہوں گے؟ بلکہ سچ تو یہ کہ سروے کے نتیجہ میں جو نکات سامنے آتے ہیں حکومت یا ادارے ان کی بنیاد پر ہی ان کی فلاح وبہبود کے لئے اقدامات کرتی ہیں۔ چول کہ یہ کام خالص اکیڈمک نوعیت کا ہوتا ہے اس لئے بظاہر دکھائی نہیں پڑتا ہے لیکن اپنے اثرات کے لحاظ دوررس اثرات کا حامل ہوتا ہے۔

سوال: آئی اوایس کے مستقبل کو آپ کیسے دیکھ رہے ہیں؟

جواب: آئی اوایس کے مستقبل کو میں بہت بہتر دیکھ رہا ہوں۔ اس کے کام سے مطمئن اور پرامید ہوں۔ نئی نسل کو آگے بڑھایا جارہا ہے۔ ڈاکٹر حمید اللہ کی علمی وراثت پر مبنی اس کانفرنس میں جس طرح نئے ریسرچ اسکالروں کو آگے بڑھایا گیا اس کو دیکھ کر خوشی ہوئی کہ آئی اوایس نے اس ضمن میں ایک اچھی پہل کی ہے اور نوجوانوں کو شناخت کرکے ان کو آگے بڑھانے کا کام کررہا ہے اس کے لئے آئی اوایس مبارک باد کا مستحق ہے۔ □□

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے متعلق آئی او ایس کے زیر اہتمام دو روزہ عالمی کانفرنس کا انعقاد

عالم اسلام کی ممتاز شخصیات کی شرکت

افتتاحی اجلاس

''ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے علمی کارنامے بالخصوص مختلف زبانوں میں قرآن کا ترجمہ، احادیث نبوی اور بین الاقوامی قانون کی تشہیر اتنی نہیں ہو پائی جتنی ہونی چاہیے تھی۔ ان کے کارناموں کو امت تک پہنچانے کی آج بڑی ضرورت ہے، کیونکہ ہم میں سے بھاری اکثریت ان کی علمی کارناموں سے بے بہرہ ہیں، ایسی صورت میں ہم نئی نسل سے یہ کیسے امید کر سکتے ہیں کہ وہ ڈاکٹر حمید اللہ کے کام کو آگے بڑھائے گی''۔ ان خیالات کا اظہار آج یہاں جامعہ ملیہ اسلامیہ کے کانفرنس ہال میں انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز (آئی او ایس) کے زیر اہتمام دو روزہ عالمی کانفرنس بعنوان ''ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا علمی ورثہ اور اس کی عصری معنویت'' کا افتتاح کرتے ہوئے سابق مرکزی وزیر برائے اقلیتی امور کے رحمٰن خان نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے مختلف مسالک کا آپس میں ٹکراؤ ہے۔ کیا ہم ایسی صورت پیدا نہیں کر سکتے کہ قرآن اور حدیث پر عمل کرتے ہوئے ٹکراؤ نہیں بلکہ اتحاد کی بات کریں؟ آج ٹکراؤ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان نہیں بلکہ مسلمانوں کے اندر ہی موجود ہے، جسے دور کرنے کی ضرورت ہے۔ ٹکراؤ کو چھوڑ کر ایک قرآن اور ایک حدیث پر عمل کرتے ہوئے ہم اس پیغام کو عام کریں۔ ہمیں یہ بھی سوچنا ہوگا کہ اس ضمن میں کون سا ایسا کام کیا جائے جس سے مثبت نتائج برآمد ہوں۔ انہوں نے علماء اور مسلم دانشوروں سے اپیل کی کہ وہ آپسی اختلافات کو بھلا کر ٹکراؤ کو اتحاد میں تبدیل کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امن اور اتحاد کے پیغام کو لوگوں تک پہنچائیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ افسوس کی بات ہے کہ اتنے عظیم محقق اور مدبر پر ہندوستان کی کسی یونیورسٹی میں ان کے نام پر کوئی چیئر بھی قائم نہیں کی گئی ہے۔ بہتر ہوگا کہ کسی یونیورسٹی میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے نام پر ایک چیئر قائم کی جائے، جہاں ان کے علمی کارناموں پر تحقیق ہو اور ان کے خیالات کو اہل علم تک پہنچایا جائے۔

(دائیں سے بائیں) پروفیسر محسن عثمانی ندوی، مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندوی، مولانا عبد اللہ مغیثی، پروفیسر عمر حسن کاسولے، ڈاکٹر محمد منظور عالم، جناب کے رحمٰن خاں، پروفیسر نجات اللہ صدیقی، مولانا اسرار الحق قاسمی اور محترمہ سدیدہ عطاء اللہ

اپنے صدارتی کلمات میں آئی او ایس چیئرمین ڈاکٹر محمد منظور عالم نے اعلان کیا کہ مجوزہ انٹرنیشنل آبجیکٹیو یونیورسٹی میں ڈاکٹر حمید اللہ کے نام پر ایک پوری فیکلٹی کھولی جائے گی جہاں ان کے علمی کارناموں پر تحقیق ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ آج نئی نسل کے سامنے بہت سے چیلینجز ہیں جن کا انہیں مقابلہ کرنا ہے۔ صرف عمر بڑھنے سے کچھ نہیں ہوتا بلکہ اسے مثبت کام میں لگانے کی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں آئی او ایس کا نصب العین ہے ''ساتھ سوچو، ساتھ بیٹھو اور ساتھ کام کرو''۔ انہوں نے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ قرآن وحدیث پڑھیں اور اس کے احکامات پر چلتے ہوئے دنیا کو راستہ دکھائیں۔ ان کے اس کام میں آئی او ایس اپنی استطاعت کے مطابق تعاون کرنے کو تیار ہے۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ قرآن اور حدیث پر کام کرنے والے ریسرچ اسکالروں کو پانچ وظائف دیے جائیں گے۔

ڈاکٹر حمید اللہ کی پوتی محترمہ سدیدہ عطاء اللہ نے ان کی زندگی کے کچھ پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر حمید اللہ سے ان کی ملاقات 1981 میں ہوئی تھی، جب وہ 19 سال کی تھیں اور ان کی باضابطہ وابستگی 1989 میں ہوئی جب انہوں نے اپنا پہلا ادبی کارنامہ انجام دیا۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر حمید اللہ نے 1986 سے ہی مخطوطات اور نوٹس جمع کرنے شروع کر دیے تھے۔ قرآن کے مشہور ترجمہ نگار علامہ عبد اللہ یوسف علی کی سوانح حیات لکھی اور اس کے بعد ہی انہوں نے امریکہ جانے کا ارادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر حمید اللہ کو اس وقت دل کا دورہ پڑا جب وہ مسجد جا رہے تھے، انہیں طبی مدد کے لیے اسپتال میں داخل کرایا گیا جہاں وہ کچھ ہفتہ رہے اور پھر امریکہ کے شہر پنسلوانیہ کے لیے روانہ ہوگئے، جہاں 2002 میں ان کا انتقال ہوگیا۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر حمید اللہ کی سیرت پر فرانسیسی زبان میں لکھی ہوئی کتاب اسی مہینے شائع ہو رہی ہے۔ ان کی تصانیف کی کیٹالاگنگ اور ڈیجیٹلائیزیشن کا کام جاری ہے، ساتھ ہی ان کی تصانیف کو بھی محفوظ رکھنے کی کوششیں جاری ہیں۔

انگلش اینڈ فارن لنگویجز یونیورسٹی آف حیدر آباد کے سابق ڈین پروفیسر محسن عثمانی ندوی نے اپنے کلیدی خطبے میں کہا کہ علم اور فضل جو ڈاکٹر حمید اللہ میں تھا وہ آج کہیں نظر نہیں آتا۔ آج ان کا نام ان کے تحقیقی کاموں اور تصانیف سے ہے جن پر انہوں نے ہندوستان کے مختلف شہروں میں توسیعی لیکچر دیے ہیں۔

انہوں نے علوم مشرقیہ کی فہرست مرتب کی اور یہ ثابت کیا کہ سیرت کا کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ان کی ساری عمر فرانس میں گزری لیکن انہوں نے کبھی فرانس کی شہریت اختیار نہیں کی اور سادگی کا یہ عالم تھا کہ وہ صرف دو کمرے کے فلیٹ میں ہی اپنا کام چلا لیتے تھے، اور بڑکپن کا یہ عالم کہ انہوں نے سعودی عرب اور پاکستان کے چوٹی کے اعزاز کو لینے سے منع کر دیا تھا۔ انہوں نے خلافت پر بنیادی کام کیا اور یہ تجویز پیش کی کہ خلافت کی طرح سارے اسلامی ممالک ایک ایسا نظام مرتب کریں جیسا سوئزر لینڈ میں ہے اور جس کے تحت ہر ملک کے سربراہ کو یہ موقع دیا جائے کہ وہ اس کی سربراہی کرے۔

انہوں نے کہا کہ اگر خلافت کی ہی طرح کا کوئی نظام موجودہ دور میں قائم ہو جائے تو اس سے مسلم ممالک میں اتحاد پیدا ہوگا۔ یہ ان کا ہی کارنامہ ہے کہ انہوں نے یورپی لوگوں کو یورپی زبانوں میں سیرت سے روشناس کرایا۔ اس میں کوئی مبالغہ آرائی نہیں ہوگی اگر یہ کہا جائے کہ انہوں نے کلیساؤں میں اذان دی۔

انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک تھاٹ، سعودی عرب کے سکریٹری جنرل پروفیسر عمر حسن کاسولے نے مہمان خصوصی کے طور پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر حمید اللہ کا قرآن کا ترجمہ ایک بہترین شاہکار ہے۔ انہوں نے کہا کہ دین میں کوئی تبدیلی نہیں کی جا سکتی، لیکن امت کے سامنے اسے نئے انداز میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر حمید اللہ کو مجدد وقت بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ اسی طرح ہیں جیسے مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ دہلوی۔ مجدد کا کام قرآن اور سنت کے تقاضوں کو امت کے سامنے رکھنا ہے اور اس کام کو ڈاکٹر حمید اللہ نے بخوبی انجام دیا۔

انٹیگرل یونیورسٹی، لکھنؤ کے چانسلر اور دارالعلوم ندوۃ العلماء کے مہتمم مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندوی نے اپنے خطاب میں کہا کہ ڈاکٹر حمید اللہ ایک مایہ ناز مفکر، محقق اور داعی تھے۔ انہوں نے پیرس کو اپنا وطن بنایا اور اپنی پوری زندگی تحقیق میں وقف کر دی۔ انہوں نے سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا نمایاں کام انجام دیا کہ اسے علمی دنیا نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ علم کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے کوئی تعلیم حاصل نہیں کی تھی، لیکن اللہ چاہتا تھا کہ ان سے علم کی شروعات ہو، اسی لیے ان کو پڑھنے کا حکم دیا گیا اور پھر ان کی زبان سے اعلیٰ ترین علم نکلا۔

کنگ عبدالعزیز یونیورسٹی ریاض میں اقتصادیات کے سابق پروفیسر محمد نجات اللہ صدیقی نے کہا کہ ڈاکٹر حمید اللہ کی

کانفرنس کے افتتاحی اجلاس کو خطاب کرتے ہوئے جناب کے۔ رحمٰن خاں

سادگی اور شخصیت دونوں ایسی تھیں جو بہت کم دیکھنے کو ملتی ہے۔ انہوں نے اپنی ان سے ایک ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جب وہ محو گفتگو تھے تبھی ایک نومسلم قرآن کے ناظرے کے مقصد سے ان کے پاس حاضر ہوا اور انہوں نے اس کی رہنمائی کی۔ یہ ان کے بڑکپن کی ایک مثال ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئی او ایس میں ڈاکٹر حمید اللہ پر ایک پروجیکٹ زیر التواء ہے جس پر فیصلہ لیے جانے کی ضرورت ہے۔

ممبر پارلیمنٹ مولانا اسرار الحق قاسمی نے کہا کہ آج امت کو فکری رہنمائی کی ضرورت ہے اور آئی او ایس اس کام میں پیش پیش ہے جو قابل ستائش ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر حمید اللہ جیسی شخصیات پر تحقیق کرنے اور اسے عام کرنے کی ضرورت ہے۔ آل انڈیا ملی کونسل کے صدر مولانا عبداللہ مغیثی نے اپنے خطاب میں کہا کہ اللہ کچھ لوگوں کو منتخب کرتا ہے اور ان کے لیے ایسی زمین کا انتخاب کرتا ہے جہاں وہ لوگ بنی نوع انسانی اور کلمۂ حق کے لیے کام کرتے ہیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ بھی ایسے ہی لوگوں میں شامل ہیں۔ اس سے قبل آئی او ایس سکریٹری جنرل پروفیسر زیڈ ایم خان نے آئی او ایس کا تعارف کرایا۔ اس موقع پر کئی کتابوں کی رسم اجراء بھی عمل میں آئی، پروفیسر انور معظم کی کتاب ''جمال الدین افغانی'' کا اجراء کے رحمٰن خان نے کیا، جبکہ پروفیسر عمر حسن کاسولے نے پروفیسر پی کویا کی کتاب ''امپاورنگ وومین: پیراڈائم اینڈ اسٹراٹیجیز'' اور پروفیسر اے آر مومن کی کتاب ''ایک اِسور کچھت دو یکھنڈت وشوا میں پیغمبر محمد کے جیون ایوم شکشاؤں کی پراسنگیتا'' (ہندی) کا اجراء کیا، اختر صدیقی نے ''دہلی اربن سوراج: اے موڈرن پروپوزڈ فار دی نیو گورنمنٹ اِن دہلی'' اور پروفیسر کاسولے نے اسماعیل راجی الفاروقی کی کتاب ''اسلامی تہذیب کی اصل روح'' اور عبدالوہاب ایم المسیری کی کتاب ''بھوتِک اور سماج وِگیان میں گیان شاستر کے پورواگرہ'' کا اجراء کیا۔

پہلی نشست

افتتاحی اجلاس کے بعد ''ڈاکٹر حمید اللہ، جامعہ نظامیہ اور جامعہ عثمانیہ'' کے موضوع پر پہلی تکنیکی نشست منعقد ہوئی، جس کی صدارت ڈاکٹر فہیم اختر ندوی نے کی، جبکہ نظامت کے فرائض ڈاکٹر محمد ارشد نے انجام دیے۔ اس نشست میں ڈاکٹر محمد فصیح الدین نظامی، جناب میر ایوب علی خان، جناب ضیاء الدین نیر، ڈاکٹر خورشید آفاق، ڈاکٹر افروز احمد بساطی اور ڈاکٹر ریحان اختر نے اپنے مقالات پیش کیے۔

دوسری نشست

دوسری نشست کا موضوع ''ڈاکٹر حمید اللہ اور اسلامی قانون'' تھا، جس کی صدارت پروفیسر افضل وانی نے کی اور ڈاکٹر وارث مظہری نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔

اس نشست میں ڈاکٹر فہیم اختر ندوی، ڈاکٹر شاہد حسین ندوی، پروفیسر ثناء اللہ ندوی، ڈاکٹر شوکت حسین، ڈاکٹر ایوب صدیقی ندوی، گوہر قادر وانی، سمیہ احمد، عمر محمد فواس، نشاط افروز، محمد تنویر، جمشید احمد سید اور ڈاکٹر درخشاں انجم نے مقالات پیش کیے۔

تیسری نشست

دوسرے دن کی صبح سمینار کی تیسری نشست کا انعقاد ہوا۔ اس نشست کا موضوع ''ڈاکٹر حمید اللہ اور اسلامی مخطوطات'' تھا۔ نشست کی صدارت ڈاکٹر اے آر قدوائی نے انجام دی اور ڈاکٹر فہیم اختر ندوی نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔ اس نشست میں پروفیسر یاسین مظہر صدیقی ندوی، پروفیسر عبدالرشید بھٹ، ڈاکٹر محمد ارشد، ڈاکٹر زبیر ظفر خان، پروفیسر مظفر عالم، ڈاکٹر محمد مشتاق تجاروی، ڈاکٹر خالد عمری، ڈاکٹر احسان اللہ فہد، ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی، ڈاکٹر تابش مہدی، محمد اسامہ، محمد یونس کمار، جاوید احمد بھٹ، ڈاکٹر شوکت احمد ڈار، محمد اعظم ندوی، روشن آرا، ڈاکٹر ظفر دارک قاسمی، محمد اقبال راتھر اور طلحہ نعمت ندوی نے مقالات پیش کیے۔

چوتھی نشست

چوتھی نشست کی صدارت ڈاکٹر عبدالعظیم اصلاحی نے کی اور نظامت ڈاکٹر شوکت حسین نے انجام دی۔ اس نشست کا موضوع ''ڈاکٹر حمید اللہ کی سیرت نگاری'' تھا۔ نشست میں پروفیسر حمید نسیم رفیع آبادی، پروفیسر شفیق احمد خان ندوی، ڈاکٹر محمد انظر ندوی، ڈاکٹر سید اسلام الدین مجاہد، ڈاکٹر عرشی شعیب، محمد فصیح الدین ندوی، ماجد الاسلام، محمد سہیل، سید عبدالرشید، حافظ انس بلال، مدثر احمد داس، الیاس ہاشمی ندوی، محمد شاداب خان، شائستہ خانم، شائستہ رسول اور محمد عامر نے مقالات پیش کیے۔

پانچویں نشست

یہ نشست ''ڈاکٹر حمید اللہ اور ترجمۂ قرآن'' کے موضوع پر منعقد ہوئی، جس کی صدارت ڈاکٹر محمد اسحاق نے انجام دی۔ اس نشست میں ڈاکٹر اے آر قدوائی، انس پی اے اور عنبرین نے مقالات پیش کیے۔

چھٹی نشست

کانفرنس کے اختتامی اجلاس کو خطاب کرتی ہوئیں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی پوتی محترمہ سدیدہ عطاء اللہ (امریکہ)

اس نشست کا مرکزی موضوع ''ڈاکٹر حمید اللہ اور استشراق'' تھا، جس کی صدارت پروفیسر اشتیاق دانش نے کی۔ جب کہ پروفیسر نور احمد بابا، ڈاکٹر عطا خورشید اور شکیل احمد حسین نے اپنے مقالات پیش کیے۔

ساتویں نشست

ساتویں نشست ''ڈاکٹر حمید اللہ، دعوت اور بین المذاہب مکالمات'' کے موضوع پر منعقد ہوئی، جس کی صدارت پروفیسر حمید نسیم رفیع آبادی نے انجام دی، جب کہ ڈاکٹر ندیم اشرف، ڈاکٹر نجم السحر، محمد یاسین گدا اور سجاد احمد پڈے نے مقالات پیش کیے۔

آٹھویں نشست

''ڈاکٹر حمید اللہ اور حقوق انسانی'' کے موضوع پر آٹھویں نشست منعقد ہوئی، جس کی صدارت پروفیسر جاوید احمد خان نے انجام دی۔ جب کہ ڈاکٹر شکیل احمد، جمیل احمد ملنسار، زریں وہاب اور عرفان جلال نے اپنے مقالات پیش کیے۔

نویں نشست

سمینار کی آخری تکنیکی نشست ''ڈاکٹر حمید اللہ اور اسلامی معاشیات'' کے موضوع پر منعقد ہوئی، جس کی صدارت پروفیسر نوشاد علی آزاد نے انجام دی، جب کہ ڈاکٹر عبدالعظیم اصلاحی، پروفیسر جاوید احمد خان، ڈاکٹر منظور احمد بھٹ، زبیر حامد اور ڈاکٹر عائشہ صدیقہ نے اپنے مقالات پیش کیے۔

اختتامی اجلاس

دوروزہ عالمی کانفرنس کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے آئی او ایس چیئرمین ڈاکٹر محمد منظور عالم نے میں اعلان کیا کہ آئی او ایس میں ڈاکٹر حمید اللہ کے علمی کارناموں پر مزید تحقیق کے لیے ایک خصوصی سیل قائم کیا جائے گا جو بالخصوص ان کے فرانسیسی کارناموں کو ہندوستان کی مختلف زبانوں میں ترجمے کو یقینی بنائے گی۔ اس کام میں ان کی پوتی سدیدہ عطاء اللہ کی مدد لی جائے گی۔ اس موقع پر انہوں نے نوجوان ریسرچ اسکالروں اور اسسٹنٹ پروفیسروں سے دنیا میں مسلمانوں بالخصوص ہندوستانی مسلمانوں کی موجودہ صورت حال پر اپنے ریسرچ مقالے آئندہ ڈیڑھ مہینے کے اندر آئی او ایس کو فراہم کرانے پر زور دیا کہ انہیں شائع کرایا جاسکے۔ دوروزہ عالمی کانفرنس کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس دوران کل 82 مقالے پیش کیے گئے۔

جن میں سے 15 مقالے یونیورسٹی شعبوں کے صدور، 20 اسسٹنٹ پروفیسروں اور 37 ریسرچ اسکالروں نے پیش کیے۔ انہوں نے بتایا کہ آئی او ایس کے ذریعہ اب تک مختلف موضوعات پر 300 پروجیکٹ لیے گئے، تقریباً 345 کتابیں شائع کی گئیں اور 1175 قومی اور بین الاقوامی کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ اس کے علاوہ 30 سے 40 پروجیکٹوں پر کام چل رہا ہے اور ابھی حال ہی میں 2 اور پروجیکٹ منظور کیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اپریل میں کلکتہ میں ایک کانفرنس منعقد کی جائے گی اور جولائی میں کشمیر کے سری نگر میں دوسری کانفرنس منعقد ہوگی۔ اس کے علاوہ 24-23 ستمبر کو کالی کٹ میں انسانی سماج کے قیام میں خواتین کے رول پر ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کی جائے گی۔ اسی طرح آج کے پس منظر میں مساوات کے موضوع پر ایک اور کانفرنس منعقد کی جائے گی۔

انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اس مہینے کے آخر میں مرکزی بجٹ 2017 پر ایک سمینار ہوگا۔ دوروزہ کانفرنس پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ دوروزہ کانفرنس کافی فائدہ مند ثابت ہوئی ہے۔ انہوں نے نئی نسل سے کہا کہ وہ آج کے حالات پر پوری نظر رکھیں اور ایسا لائحہ عمل پیش کریں جن سے امت کی فلاح کو فروغ مل سکے۔

جنوبی افریقہ کی ڈربن یونیورسٹی میں اسکول آف ریلجن اینڈ فلاسفی کے پروفیسر ابوالفضل محسن ابراہیم نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر حمید اللہ جیسی ہمہ جہت شخصیت پر منعقد یہ کانفرنس کافی اہمیت کی حامل ہے۔ ڈاکٹر حمید اللہ سے اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان کی کتاب ''Introdution to Islam'' سے انہوں نے کافی استفادہ کیا ہے جب 1981 میں وہ ان سے ملنے گئے تو ڈاکٹر صاحب انہیں لینے کے لیے خود ریلوے اسٹیشن پہنچے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر حمید اللہ کا دو کمرے کا فلیٹ بھی انہوں نے دیکھا جہاں انہوں نے زندگی کا خاصا حصہ گزارا۔ انہوں نے ایسی معاشیات کو پیش کیا جو آج کی عصری دور میں کافی اہمیت کی حامل ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ڈاکٹر حمید اللہ نے علم کی تمام شاخوں پر مہارت حاصل کی۔

تسمیہ ایجوکیشنل سوسائٹی کے چیئرمین ڈاکٹر سید فاروق نے اپنے خطاب میں کہا کہ ڈاکٹر حمید اللہ نے قرآن کریم کا اس زبان میں ترجمہ کیا جو بیرونی تھی اور ان کی مادری زبان سے بالکل مختلف تھی۔ ترجمہ نہ صرف بے حد مشکل کام ہے بلکہ ذمہ داری بھرا کام ہے، لیکن ڈاکٹر حمید اللہ نے اس کام کو بخوبی انجام دیا، کیونکہ وہ لسانیات کے ماہر بھی تھے۔ انہوں نے کہا کہ ایک انسان کو تین طرح سے اپنی زندگی گزارنی چاہیے، اس میں سے پہلا یہ ہے کہ اپنی بات کو مؤثر انداز میں پیش کرنا، دوسرا کمانے کا ڈھنگ اور تیسرا زندگی گزارنے کا طریقہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تینوں طریقوں کو بڑی کامیابی سے استعمال کرتے ہوئے امت کے لیے ایک مثال قائم کی اور اس معاملے میں ڈاکٹر حمید اللہ بھی اس کسوٹی پر کھرے اترے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں زندگی گزارنے اور علم حاصل کرنے میں مہارت حاصل تھی۔ انہوں نے نوجوانوں سے کہا کہ وہ علم کے فروغ کے لیے کام کریں۔

انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک تھاٹ (IIIT) کے سکریٹری جنرل پروفیسر عمر حسن کاسولے نے کانفرنس کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس نے تمام فکری لوگوں کو ایک جگہ جمع ہونے اور اپنے خیالات کو ظاہر کرنے کا موقع دیا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اس طرح کی کانفرنسیں مستقبل میں بھی منعقد کی جاتی رہیں گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مجددین کے کاموں کو بھی اجاگر کیا جانا چاہیے۔ آئی او ایس کے فائنانس سکریٹری اشتیاق دانش نے اپنے اختتامی خطاب میں ڈاکٹر حمید اللہ کے کارناموں پر تفصیلی روشنی ڈالی اور کہا کہ مخطوطات کو یکجا کرنے کا ان کا کام لاثانی ہے اور اس میں ان کا کوئی ثانی نہیں رکھتا۔ بین الاقوامی قانون پر کیا گیا ان کا کام تمام ماہرین علوم مشرقیہ نے تسلیم کیا ہے۔ انہوں نے ڈاکٹر حمید اللہ کو نوجوان اسکالروں کے آئی کون سے تعبیر کیا۔

(دائیں سے بائیں) پروفیسر ابوالفضل محسن ابراہیم، پروفیسر زیڈ. ایم. خان، پروفیسر عمر حسن کاسولے، ڈاکٹر محمد منظور عالم، ڈاکٹر سید فاروق اور پروفیسر اشتیاق دانش

اس موقع پر آئی او ایس جنرل سکریٹری پروفیسر زیڈ ایم خان نے ایک چودہ نکاتی قرارداد پڑھی جس کو موجود مندوبین نے اتفاق رائے سے اپنی منظوری دی۔ ان قراردادوں میں کہا گیا ہے کہ آئی او ایس ہندوستان اور مختلف ملکوں میں اپنی متعلقہ تنظیموں سے رابطہ کرکے ڈاکٹر حمید اللہ کے کارناموں پر مبنی پیغام کو آگے بڑھائے گا۔ اس کے علاوہ آئی او ایس شہرہ آفاق اسکالروں کی تصانیف کا ترجمہ کرانے کے لیے ایک منصوبہ تیار کرے گا۔ اسلامی یونیورسٹی سے درخواست کی گئی کہ وہ ڈاکٹر حمید اللہ کے نام پر اپنے یہاں چیئر قائم کریں تاکہ اسلامی فکر کو نئی نسل میں صحیح پس منظر کے ساتھ پیش کیا جا سکے۔

اس موقع پر ڈاکٹر حمید اللہ کی تصانیف کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا۔

آئی او ایس کا سفر منزل بہ منزل

''غیر سودی ادارہ جاتی نظام'' کے موضوع پر ۳ر تا ۵ر جون ۲۰۱۱ کو کشمیر یونیورسٹی میں منعقد ہونے والی سہ روزہ عالمی کانفرنس میں اسٹیج کا ایک منظر

''مشترکہ بینکنگ سب کے لیے'' کے موضوع پر ۳۱ر اگست اور یکم ستمبر ۲۰۰۷ کو نئی دہلی میں منعقد ہونے والی دو روزہ عالمی کانفرنس میں اسٹیج کا ایک منظر

PRINTED MATTER

FROM
IOS KHABARNAMA
162, JOGABAI MAIN ROAD
JAMIA NAGAR
NEW DELHI-110025

....

....

....

Published from Institute of Objective Studies, 162 Jogabai Main Road, Jamia Nagar, New Delh- 110025
printed at Bharat Offset, 2035, Qasimjan Street, Delhi - 110006